حالاتِ حاضرہ

سیاسیاتِ مصر
"وفد پارٹی کی شکست"

از

(جناب مولانا محمد عثمان فارقلیط صاحب چیف ایڈیٹر الجمعیتہ)

مصر کا سیاسی اور فوجی انقلاب بھی حیرت انگیز ہے اس پر خود ان لوگوں کو بھی حیرت ہوتی ہے جو کسی انقلاب پر بہت کم حیرت کیا کرتے ہیں اور ہمیں اس پر لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اسی انقلاب پر مشرق وسطیٰ کے دفاعی منصوبے اور اسرائیلی سلطنت کے مستقبل کا انحصار ہے، اس انقلاب کی ابتدا سابق شاہ فاروق کی معزولی اور جلاوطنی سے ہوئی سب لوگ خوش تھے کہ مصر کو ایک ایسے فرمانروا سے نجات ملی جو اب تک وطنی مفاد پر برطانی مفادات کو ترجیح دیتا رہا ہے اور جس نے بارہا ملک کو تقدم اور پیشروی سے روک کر برطانی گورنمنٹ کو مضبوط کیا ہے اسی صورت حال سے متاثر ہو کر مصطفےٰ النحاس، سوئٹزر لینڈ سے چل کر مصر پہنچے اور قائد انقلاب جنرل نجیب کو مبارک باد دی کہ انھوں نے جو کچھ کیا خوب کیا اور اس راہ پر قدم اٹھایا جو انقلاب، پھر اصلاح اور پھر ترقی کی منزل پر لے جاتی ہے۔ مگر چند روز بعد ہی معلوم ہوا کہ جنرل نجیب کا مقصد بہت دور رس ہے اور وہ مصر کی تمام نمایاں اور مشہور شخصیتوں کو اپنی راہ سے ہٹا کر کوئی ایسا کام انجام دینا چاہتے ہیں جس کا ادراک تا حال کسی کو نہیں ہو سکا ہے جنرل موصوف نے مصر کی تمام سیاسی جماعتوں کو تطہیر کا حکم دیا اور یہ اعلان کیا کہ آئندہ انتخابات کے لئے ہر جماعت ناپسندیدہ اشخاص کو باہر کر دے اور ایسے اشخاص کو داخل کرے جن کا ماضی بدعنوانیوں کے داغ سے پاک رہا ہو چنانچہ یہ حکم وفد پارٹی کو بھی دیا گیا اور ایک مبہم سا الزام لگا کر پارٹی کی مجلس عاملہ سے کہا گیا کہ اگر مصطفےٰ نحاس وفد پارٹی کے صدر رہے تو حکومت اس جماعت کو تسلیم نہیں کرے گی اور اس کے نتیجہ میں اسے انتخابات

میں حصہ لینے کا موقعہ نہ مل سکے گا۔ اس آمرانہ حکم کا مقصد اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ وفد پارٹی ایک تجربہ کار اور مقبول رہنما سے محروم ہو جائے یا پھر اس میں انتشار پیدا ہو اور اس کے بعد اس پر وار کرنے میں آسانی رہے ادھر یہ حکم وفد پارٹی کو دیا گیا اور ادھر سارے مصر میں ہلچل مچ گئی، مصری عوام وفد پارٹی کی خدمات سے واقف تھے اس لئے ان میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی، اور وفد پارٹی کو ہمت ہوئی کہ جنرل نجیب کے حکم کو چیلنج کرے اور اس سے ٹکر لینے کو تیار ہو جائے چنانچہ پارٹی کے ارکان نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ وہ اپنے لیڈر کو کسی حالت میں علیحدہ نہیں کریں گے اور یہ نعرہ لگایا کہ نحاس کے بغیر وفد پارٹی بے معنی ہے، خود مصطفےٰ نحاس نے ہمت کر کے جنرل نجیب کو متنبہ کیا کہ وہ وفد پارٹی سے علیحدہ نہیں ہو سکتے خدا اور عوام ہی انھیں علیحدہ کر سکتے ہیں۔ مگر جنرل نجیب کے کہنے پر وہ علیحدہ نہیں ہوں گے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ مصر میں کچھ ایسے حالات پیدا ہو چکے ہیں جن کا پورا نقشہ ہمارے سامنے موجود نہیں ہے اور جس نے وفد پارٹی کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنے محبوب رہنما کو اپنے سے جدا کر دے اور جنرل نجیب کے سامنے ہتھیار ڈال دے، یوں آسانی کے ساتھ وفد پارٹی شکست کھانے والی نہ تھی اب اگر اس نے شکست کھائی ہے تو حالات ہی کچھ ایسے سخت اور نازک ہوں گے جنھوں نے اسے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا اور جنرل نجیب وفد پارٹی کو زیر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

اب اس جدید صورت حال کے بعد بعض کا خیال تو یہ ہے کہ وفد پارٹی سے مصطفےٰ نحاس کی علیحدگی مصر کے مستقبل کے لئے انتہائی طور پر خطرناک ہوگی کیونکہ اس کی وجہ سے مصر میں جمہوریت کے بجائے آمریت کے قدم مضبوط ہوں گے اور مصری عوام کی سیاسی امنگیں وادیٔ نیل میں منتشر ہو جائیں گی لیکن ایک طبقہ کا یہ خیال ہے کہ وفد پارٹی کا فیصلہ مصر کے لئے خوشگوار ثابت ہوگا، اگر نحاس اپنی ضد پر قائم رہتے تو اس سے مصر کی وحدت و یگانگت پر بہت برا اثر پڑتا اور اندرونی خلفشار سے سارا ملک خانہ جنگی میں مبتلا ہو جاتا لیکن ہم سردست اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اس بارے میں کسی مکتب خیال کی تائید کر سکیں البتہ ہم اپنے طور پر یہ ضرور کہیں گے کہ جب وفد پارٹی ہی جنرل نجیب کی ہمنوا ہو چکی اور خود مصطفےٰ نحاس اپنی علیحدگی پر راضی ہو گئے تو ہمارے لئے مناسب نہ ہوگا کہ جنرل نجیب کی پالیسی پر بے اعتدالی کے ساتھ تنقید کریں اور اس پارٹی کی حمایت میں حد سے آگے نکل جائیں جو خود وقت کے تقاضوں کے سامنے

ہتھیار ڈال چکی ہے اور جس نے شکست کھا کر اتنی بھی گنجائش نہیں چھوڑی کہ ہم جنرل نجیب کو ملامت کر سکیں اور اس کی حرکتوں کو عوام دشمن بتا سکیں، جب تک وفد پارٹی اپنے فیصلہ پر قایم رہی اور یہ یقین دلاتی رہی کہ سخاس کے بغیر وفد پارٹی بے معنیٰ ہے ہمیں بھی یہ حق پہنچتا رہا کہ جنرل نجیب کی آمریت کو بے نقاب کریں اور اس کے فوجی انقلاب کو فساد اور تخریب کے ہم معنیٰ بتائیں لیکن جب بنیاد ہی اپنی جگہ سے ہل گئی اور خود وفد پارٹی نے گھٹنے ٹیک دئے تو قدرتی طور پر ہماری مخالفت اور موافقت کا زور بھی کم ہو جانا چاہئے، نہ معلوم مصر کے حالات کی رفتار کیا ہے اور وہاں کے عوام نے اپنے لئے کون سی راہ پسند کی ہے لیکن جہاں تک جنرل نجیب کی داخلی اور خارجی سیاست کا تعلق ہے ہم اسے شکوک و شبہات سے بالاتر قرار نہیں دے سکتے، نہر سویز سے برطانی افواج کا اخراج، سوڈان کا مکمل الحاق، مشرق وسطیٰ کا دفاعی منصوبہ اور اسرائیلی سلطنت کے متعلق مصر کا فیصلہ، یہ چار باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق ہم نہیں کہہ سکتے کہ مصر کی پالیسی کیا رہے گی اور جنرل نجیب ان کے لئے کیا کرنا چاہتے ہیں، اگر اجازت ہو تو ہم صاف صاف کہہ دیں کہ شاید جنرل نجیب سلطنت اسرائیل کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیں گے اور ٹرکی اور ایران کو آڑ بنا کر اس قصہ کو بھی ختم کر دیں گے جو برطانیہ کے لئے درد سر بنا ہوا ہے، بلاشبہ مشرق وسطیٰ کے دفاعی منصوبہ کا تعلق تمام عرب سے ہے لیکن برطانیہ جانتا ہے کہ اس راہ میں صرف مصر ہی آڑے آسکتا ہے کیونکہ وفد پارٹی نے اسے رد کر کے اس کی پوری اسکیم کو خطرہ میں ڈال دیا تھا، لیکن جنرل نجیب کے سیاسی مزاج سے کچھ بعید نہیں کہ وہ اس منصوبہ کو بعض شرائط کے ساتھ جوں کا توں مان لیں اور اس کی روشنی میں وادیِ نیل کے مسئلہ کو طے کرنے کی کوشش کریں۔ بہرحال ہمیں کوئی رائے قایم کرنے سے پہلے انتظار کرنا چاہئے کہ مصر کی نئی سیاست دنیا کو کس قسم کی دعوتِ فکر دیتی ہے اور مستقبلِ قریب میں کن حقایق کا ظہور ہوتا ہے۔